اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۸ | ۲ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش | ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۹ھ | ۲ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۴۸

309

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزہ امۃ الودود بیگم کی وفات میں ہمارے لئے ایک سبق

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

عزیزہ امۃ الودود بیگم کی وفات پر اوگا مکرمی حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور بعدہٗ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے لطیف مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ جو صدمہ رسیدہ اور زخم خوردہ دلوں کے اندرونی جذبات کے اظہار کے علاوہ جماعت کے لئے ایک اعلےٰ دینی اور رُوحانی سبق کا رنگ رکھتے تھے۔ اور خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مضمون حدیث نبوی اذکروا موتاکم بالخیر کی ایک بہترین تفسیر تھا۔ اس لئے مجھے اس بارے میں کچھ مزید لکھنے اور تازہ زخموں کو لمبا کرنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ ایک اور جہت سے بعض باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں:۔

یہ بات واضح کی جا چکی ہے۔ کہ عزیزہ مرحومہ اپنے اخلاق اور دینداری کی وجہ سے اپنے ہر عزیز کے دل میں ایک خاص مقام رکھتی تھی۔ اور اس کی بظاہر بے وقت وفات نے ہمارے خاندان کے ہر خورد و کلاں کو بہت سی درد انگیز یادوں اور حسرتوں کے ساتھ مجروح کیا ہے۔ اور خصوصاً سب سے زیادہ صدمہ مرحومہ کے والدین اور بھائیوں کے لئے ہے۔ جنہیں وُہ ازحد عزیز تھی۔ عزیزہ امۃ الودود یقیناً شجرہ خاندان مسیح کی ایک پاکیزہ کلی تھی جس کی لپٹی ہوئی نازک پنکھڑیاں آنے والے پھول کے تصور سے دل میں خوشی پیدا کرتی تھیں۔ مگر جس باغ کی وُہ کلی تھی۔ وُہ ہمارا لگایا ہُوا باغ نہیں بلکہ ہمارے آسمانی باپ کا لگایا ہُوا باغ ہے اور اگر ہمارا یہ ازلی ابدی باغبان کسی وقت کسی مصلحت سے اپنے لگائے ہوئے باغ میں سے پھول کی بجائے کلی کو توڑنا پسند کرتا ہے۔ تو اس پر کسی دوسرے کو اعتراض کا حق نہیں۔ بیج بھی اس کا ہے۔ پودا بھی اس کا ہے۔ کلی بھی اس کی ہے اور پھول بھی اس کا ہے۔ اور باغ کی زمین اور باغ کا پانی اور باغ کی ہوا اور باغ کا ہر ذرہ اسی کی ملکیت ہے۔ پس اس کا حق ہے۔ کہ جس طرح چاہے۔ اپنے باغ میں تصرف کرے۔ جس پودے کو چاہے رکھے اور جسے چاہے کاٹ دے۔ جس کلی کو چاہے پھول بننے دے اور جسے چاہے۔ کلی کی صورت میں ہی توڑ لے لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔

مگر ہمارے خدا کا کوئی فعل حکمت و دانائی سے خالی نہیں ہوتا۔ اور اس عالم کا مقدس باغبان اپنے باغ کے متعلق جو قدم بھی اٹھاتا ہے۔ اس میں بالواسطہ یا بلاواسطہ۔ ظاہراً یا باطناً۔ فرداً یا اجتماعاً باغ ہی کی بہتری اور بہبودی مقصود ہوتی ہے۔ اور گو ہمارے ناقص علم میں بعض باتیں بظاہر بے وقت یا بے سود نظر آئیں۔ یا تلخی اور دردمندی کے سوا ان میں کوئی اور پہلو دکھائی نہ دیتا ہو۔ مگر حقیقۃً ان میں بھی خدا تعالےٰ کی گہری مصلحت کام کرتی ہے۔ اور تلخی کی تہہ کے نیچے کوئی نہ کوئی رحمت کا چشمہ جھلک رہا ہوتا ہے یہی وُہ فلسفہ حیات ہے۔ جس سے عارف لوگ اپنے صدمات میں تسکین پاتے ہیں۔ اور اصل غور کیا جائے۔ تو اکثر بے وقت موتیں اپنے اندر کئی قسم کی مصلحتیں رکھتی ہیں۔ مثلاً:۔

(۱) بعض اوقات ایک بچہ خدا کے علم میں کم عمری میں ہی اس مخصوص غرض و غایت کو پورا کر دیتا ہے۔ جو خدا کے علم میں اس کی ولادت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ جس پر خدا تعالےٰ اسے دُنیا کی عملی زندگی میں قدم رکھنے سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ اور اس صورت میں اس کی موت اپنے رنگ میں ایک کامیاب موت ہوتی ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند بشیر اول کے معاملہ میں ہوا جنکی بلند فطری استعداد کے باوجود جو ایک اعلیٰ مستقبل کی خبر دیتی تھیں۔ خدا تعالےٰ نے انہیں بچپن میں ہی وفات دیکر اپنے پاس بلا لیا کیونکہ وہ اپنی ولادت کی مخصوص غرض و غایت کو پورا کر چکے تھے بلکہ ان کی بظاہر قبل از وقت وفات بھی ان کی ولادت کی غرض و غایت کا حصہ تھی:۔

(۲) بعض اوقات ایک بچہ کی صغر سنی کی وفات مستقبل کے لحاظ سے خود اس کے اپنے لئے مفید ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ بظاہر ایک تلخ مگر درپردہ رحمت کا ہاتھ مار کر اسے ایک اچھے وقت میں وفات دے کر آئندہ خطرات سے بچا لیتا ہے۔ لیکن ضروری نہیں ہوتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی یہ مصلحت لوگوں پر بھی ظاہر ہو:۔

(۳) بعض اوقات ایک بچہ کی وفات اس کے عزیزوں یا دُوسرے لوگوں کے لئے بعض جہات سے مفید نتائج پیدا کرنے والی ہوتی ہے جنہیں انسان کی ظاہر بین آنکھ نہیں دیکھتی۔ مگر اللہ تعالےٰ کا وسیع علم ان پر حاوی ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں خدا تعالیٰ بچہ کو بظاہر قبل از وفات دے کر اس کے متعلقین کے لئے ایک آئندہ آنیوالی رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہے:۔

(۴) بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ کسی شخص کی وفات میں قانون شریعت کے ماتحت کوئی مخصوص غرض مدنظر نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص قضا و قدر کے عام قانون کی زد میں آ کر وفات پا جاتا ہے اور چونکہ عام حالات میں قانونِ قضا و قدر۔ اور قانون شریعت علیحدہ علیحدہ دائروں میں کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے حلقہ عملی میں دخل انداز نہیں ہوتے

اس لئے کسی شخص کا نیک ہونا اسے قضاء و قدر کی زد سے محفوظ نہیں رکھ سکتا اور اللہ تعالےٰ کی تقدیر عام اپنا کام کر جاتی ہے۔

یہ وہ چند استثنائی صورتیں ہیں جن کے ماتحت دنیا کے بہت سے تلخ یا بظاہر بے وقت حادثات کی تشریح کی جا سکتی ہے۔ اور ان کے علاوہ بعض اور وجوہات بھی ہیں جو اس قسم کے حادثات کی تہ میں کام کرتی ہیں۔ مگر اس مختصر سے نوٹ میں ان سب کے بیان کرنے کی گنجائش نہیں۔ لیکن خواہ وجہ کچھ بھی ہو۔ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے، جو کبھی بدل نہیں سکتی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے انسانی فطرت کو ایسے رنگ میں بنایا ہے، کہ کسی محبت کے رشتہ کے کٹنے پر انسان کا دل خون ہونے لگتا۔ اور طبیعت میں ایک خطرناک تلاطم برپا ہو جاتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ایک زندہ جسم کا زندہ ٹکڑا کاٹ کر علیحدہ کیا جا رہا ہے۔ مگر خدائی تقدیر کو ٹالنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ اور خواہ انسان صبر کرے یا جزع فزع سے کام لے۔ بہر حال اسے مشیت الٰہی کے سامنے جھکنا پڑتا ہے۔ تو پھر کیوں نہ صبر و رضا کے ساتھ جھکا جائے۔ اور ایک جاری شدہ تقدیر کو انشراح صدر سے قبول کیا جائے۔

صبر و رضا کی کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے ہمیں عام انسانی عقل کی بھول بھلیاں میں نہیں چھوڑ دیا۔ بلکہ خود اپنی طرف سے ایک ایسے لطیف گر کی تعلیم دی ہے۔ جو تمام فلسفۂ صبر و رضا کی کلید ہے۔ فرماتا ہے کہ جب اس دنیا میں کسی مومن کو کوئی تکلیف یا صدمہ پہونچے۔ تو اسے فوراً دو باتوں کو یاد کر لینا چاہیئے۔ **اول** یہ کہ انسان کی زندگی دنیا کے لئے یا دوسرے انسانوں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ خدا کے لئے ہے۔ اس لئے خواہ اسے دوسری چیزوں کی طرف سے کتنا ہی صدمہ پہونچے۔ جب اس کا خالق و مالک خدا زندہ موجود ہے۔ جس پر کبھی موت نہیں آسکتی۔ تو کوئی صدمہ اس کے لئے ناقابل برداشت نہیں ہونا چاہیئے۔ دوم یہ کہ موت انسانی زندگی کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ صرف ایک درمیانی دروازہ ہے۔ جس سے انسان زندگی کے ایک دور میں سے نکل کر دوسرے دور میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور بالآخر خدا کے پاس سب اگلے پچھلوں نے جمع ہو جانا ہے۔ پس موت کی جدائی ایک عارضی جدائی ہے۔ جس کے بعد انشاء اللہ پھر ملنا ہو گا۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ انسان خدا کے ساتھ اتحاد قائم رکھے۔ کیونکہ یہ آخری اجتماع خدا کے پاس ہونیوالا ہے۔ اور وہاں وہی لوگ آپس میں مل سکیں گے۔ جو خدا کا قرب حاصل کرنے کے قابل ہوں۔ یہی وہ گہری حقیقت ہے جسے قرآن کریم نے **انا للہ وانا الیہ راجعون** کے مختصر مگر وسیع المعانی الفاظ میں بیان کیا ہے یعنی اے مومنو تم یقین رکھو۔ کہ ہماری زندگی خدا کے لئے ہے۔ اور بالآخر ہم سب پھر خدا کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پس اے ہماری جدا ہونیوالی بچی امۃ الودود! بیشک تیری جدائی کا صدمہ بہت بھاری ہے، اور تیری بظاہر بے وقت موت ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ہمارے زندہ جسم کے ایک زندہ حصہ کو کاٹ کر جدا کر دیا جس کی وجہ سے ہماری روحیں درد کی شدت سے تلملا رہی ہیں۔ مگر یہ صرف ایک مادی عالم کے مادی قانون کا نظارہ ہے۔ ورنہ ہم جانتے ہیں۔ کہ تیری زندگی خدا کے لئے تھی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ہماری زندگی بھی خدا کے لئے ہے۔ اور پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ہم سب نے آگے اور پیچھے اپنے آسمانی باپ کی گود میں جمع ہونا ہے۔ تجھے خدا نے اپنی کسی باریک در باریک مصلحت سے آغاز شباب میں ہی بلا لیا۔ جبکہ تو ابھی زندگی کی ڈیوڑھی میں قدم رکھ رہی تھی۔ اور ہمیں اس نے اپنی کسی دوسری مصلحت سے زندگی کے تلاطم میں چھوڑ رکھا ہے ہم نہیں جانتے کہ تیری حالت بہتر ہے یا ہماری۔ مگر بہر حال ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ہم سب خدا کے بندے ہیں۔ اور جلد یا بدیر اسی کے پاس جمع ہونگے۔ ہاں ایک لحاظ سے تیری حالت ضرور بہتر ہے۔ کہ تو اپنے خدا کے پاس پہونچ گئی۔ اور ہم ابھی انتظار میں ہیں تو اس بزرگ ہستی یعنی اپنے دادا کی گود میں جا بیٹھی جس سے ہمارے خاندان کی ساری عزتیں ہیں۔ اور ہم اپنے خاندان کے ان نونہالوں پر نظر جمائے کھڑے ہیں۔ جن کے متعلق ہم نہیں جانتے۔ کہ ان کا مستقبل کیسا نکلتا ہے شاید وہ ایسے اچھے نکلیں۔ کہ سب اگلے پچھلوں کے لئے موجب فخر بن جائیں۔ اور شاید ان میں سے کوئی حصہ کمزوری دکھانیوالا ہو۔ یہ سب اللہ کے علم میں ہے۔ ہمارا کام صرف یہ دعا کرنا ہے **ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما**۔

ہمارے خاندان کے لئے عزیزہ امۃ الودود کی وفات دو لحاظ سے ایک سبق ہے جس سے ہمارے خاندان کے نونہالوں کو فائدہ اٹھانا چاہیئے **اول**۔ مرحومہ کی جوانی کی وفات اور پھر اچانک وفات ہمیں اس بات کا سبق دیتی ہے کہ بچپن یا جوانی کی عمر اس بات کی ہرگز ضامن نہیں ہے۔ کہ اس عمر میں انسان موت سے محفوظ ہوتا ہے۔ بلکہ موت ہر عمر میں آسکتی ہے۔ پس انسان کو اپنی عمر کے ہر حصہ میں خدا کے پاس حاضر ہونے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں کہ وفات سے پہلے انسان کو آخرت کی تیاری کے لئے کوئی خاص موقعہ ملے۔ بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ وفات اچانک واقع ہو جائے اس لئے انسان کو ہر لحظہ اور ہر گھڑی موت کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اور یہی اس قرآنی آیت کی عملی تشریح ہے کہ **لا تموتن الا وانتم مسلمون**۔ اور یہ ایک از حد خوشی کا مقام ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ عزیزہ امۃ الودود کی وفات بالکل نوجوانی میں ہوئی اور پھر باوجود اس کے کہ موت اچانک ہوئی۔ حتیٰ کہ مرحومہ کی مختصر بیماری کا آغاز بھی نیند کی حالت میں ہوا۔ لیکن پھر بھی جیسا کہ اس کا انجام ظاہر کرتا ہے۔ ملک الموت نے اسے خدائی دربار کے لئے تیار پایا۔ پس ہمارے خاندان کے دوسرے بچوں اور نوجوانوں کو بھی اسی طرح اپنے رب کی حاضری کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کیونکہ کون کہہ سکتا ہے کہ کب پیغام آجائے۔

دوسرا سبق جو ہمیں مرحومہ کی وفات سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ اس محبت کے نظارہ سے تعلق رکھتا ہے۔ جو ہمارے اس صدمہ میں جماعت کے دوستوں کی طرف سے ہوا۔ میں ان جذبات شکر کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں پاتا۔ جو میرے دل میں اپنے روحانی بھائیوں اور بہنوں کے متعلق یہ دیکھ کر پیدا ہوئے ہیں۔ کہ انہوں نے کس طرح ہمارے صدمہ کو اپنا صدمہ سمجھا۔ اور ہمارے درد کو اپنا درد خیال کیا۔ اور ہماری تکلیف کے احساس سے ان کی روحیں بے چین ہو گئیں۔ بہت سے دوستوں کو میں دیکھتا تھا کہ وہ ہمارے سامنے آکر اپنے جذبات کی شدت میں پھوٹ پڑنے کے لئے تیار رہتے۔ مگر ہمارے اندرونی تلاطم کو محسوس دیکھ کر بڑی کوشش کے ساتھ رک جاتے تھے۔ مگر بعض ایسے بھی تھے کہ وہ رکنے کی طاقت نہ پا کر پھوٹ پڑتے تھے۔ اور ہمیں انہیں تسلی دلانی پڑتی تھی بہت سے لوگ جنازے کی شرکت کے لئے باہر سے تشریف لائے۔ بعض نے خود اپنی طرف سے تاریں دیکر اپنے باہر کے عزیزوں کو قادیان بلایا۔ تاکہ وہ ہمارے غم میں شریک ہو سکیں۔ کئی ایسے ہیں۔ جن کو اس حادثہ کے بعد رات بھر نیند نہیں آئی اور انہوں نے ہمارے خاندان کے لئے دعا کرتے ہوئے رات بسر کی۔ اور ایک بہت بڑی تعداد نے جو باہر رہتے ہیں خطوں اور تاروں اور زبانی پیغاموں کے ذریعہ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ ہم اپنے ان لاتعداد دوستوں بہنوں اور بھائیوں کا سوائے اسکے اور کیا شکریہ ادا کر سکتے ہیں۔ کہ خدایا جس طرح ہمارے ان روحانی عزیزوں نے تیرے پاک مسیح میں سے ہو کر اور اسکے ساتھ رشتہ جوڑ کر ہماری محبت کو اپنے سینوں میں جگہ دی۔ اور ہمارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھا۔ اور تمام دنیوی رشتوں سے بڑھکر اس روحانی رشتہ کی قدر کی۔ اسی طرح تو بھی انکی محبت کو اپنے دل میں جگہ دے۔ اور انکی تکلیفوں میں انکا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کے اس روحانی پیوند کو اپنے فضل و رحم کے ساتھ ایسا نواز اور ایسا بابرکت کر کہ اس پیوند سے پیدا ہونے والے درخت قیامت تک تیری رضا اور خوشنودی کے پھل اترتے رہیں۔ جو دنیا میں تیرے نام کو روشن کرنے والے اور تیرے کام کو تکمیل تک پہونچانے والے ہوں۔ آمین اللھم آمین۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

محررہ ۲۸ جون ۱۹۴۰ء

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ احسان ۱۳۱۹ہش۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔

حرم ثانی و حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کل بمکان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ مستورات کا جلسہ ہوا جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے تحریک جدید کے مطالبات پر تقریر فرمائی۔

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی۔ سی۔ ایس آج حصار سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ کے انقلابات میں خدا تعالےٰ کی قدرت کی جلوہ آرائیاں

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ مَیں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے۔

گزشتہ دو ماہ کے عرصہ میں دُنیا میں نہایت اہم انقلابات ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔ جو ایک حد افسوسناک ہونے کے ساتھ ہی عبرت انگیز اور ایمان افروز بھی ہیں۔ کئی بڑی بڑی حکومتیں مٹ چکی ہیں۔ بہت سی آزاد اقوام جو کئی علاقوں پر حکمران تھیں۔ آج دوسروں کی غلام اور محکوم ہو چکی ہیں۔ اتنے اہم واقعات۔ اور پھر اس قدر قلیل عرصہ میں شاید ہی اس سے قبل کبھی دُنیا میں ظاہر ہوئے ہوں۔ کون ایسا سنگدل انسان ہے۔ جسے ان تغیرات پر دِلی رنج اور افسوس محسوس نہ ہوتا ہو۔ پولینڈ ناروے۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ بلجیم اور فرانس یہ سب سلطنتیں اپنے اپنے لحاظ سے بے حد اہم تھیں۔ آزاد و خود مختار تھیں۔ مگر آج کیا ہے۔ یہ قومیں اپنے پیدا کردہ اموال و املاک سے بھی فائدہ نہیں اُٹھا سکتیں۔ نازی ظالم ان کے سامان خورد و نوش۔ اور مال و اسباب بھی اپنے حسب منشار استعمال کر رہے ہیں۔ یہ تباہی کوئی معمولی تباہی نہیں اور یہ انقلابات بالکل غیر معمولی ہیں۔ لیکن اہلِ بصیرت کے لئے ان میں ایک سبق ہے۔ ایک عبرت ہے۔ اور خدائی طاقتوں کی جلوہ آرائی ہے۔ وُہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی قضا و قدر کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی وُہ جو کرنا چاہے۔ اس کی راہ میں کوئی روک نہیں بن سکتا۔ وُہ پل بھر میں شاہوں کو گدا۔ اور مفلوک الحال لوگوں کو بادشاہ بنا سکتا ہے اور اس کے اِرادوں کی تکمیل کا انحصار دُنیوی طاقت اور قوت پر نہیں؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقیات کی بشارتیں دی ہیں۔ اور ایسی پیشگوئیاں فرمائی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی دن دُنیا کی راہنما ہوگی۔ اور ہر کونہ میں اس کی حکومت ہوگی۔ ظاہر پر نگاہ رکھنے والے اور دُنیا دار لوگ ان باتوں کو سنتے۔ اور حقارت سے ہنس دیتے ہیں۔ کہ یہ لوگ جو آج پنجاب کے کئی مقامات پر اپنے شہری حقوق تک بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ جنہیں کہ قبرستانوں میں مُردے بھی دفن نہیں کرنے دیئے جاتے۔ کنووں سے پانی نہیں لے سکتے۔ کس طرح دُنیا پر حکومت کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ وُہ دیکھتے ہیں۔ کہ دُنیا کے کسی چھوٹے سے چھوٹے ملک پر حکومت کرنے کے لئے بھی کس قدر وسیع سامانوں اور ذرائع کی ضرورت ہے۔ کس قدر انتظامات ضروری ہیں۔ اور پھر دُنیا کی موجودہ حکومتوں کی قوت و طاقت کی تفاصیل پر نگاہ ڈالتے ہیں تو واقعی یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ یہ مٹھی بھر لوگ بے بس اور بے کس لوگ بے یار و مددگار لوگ اور غریب و کمزور لوگ کیوں کر دُنیا میں کبھی عروج حاصل کر سکیں گے آج ہماری ترقی کی رفتار بے شک اس قدر قلیل ہے۔ کہ اسے دیکھتے ہوئے یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کہ یہ جماعت کبھی اس قدر طاقتور ہو سکتی ہے۔ کہ دُنیا میں کسی خاص پوزیشن کی مالک ہو جائے۔ اور تو اور ہم نے دیکھا ہے۔ بعض کمزور طبع اور کمزور ایمان والے احمدی بھی ان باتوں پر حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ کس طرح ہوگا۔ ایسے لوگ اگر یورپ کی چند ماہ کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو انہیں معلوم ہو۔ کہ قدرت خداوندی کس طرح انہونی باتوں کو جب کرنا چاہے۔ تو آناً فاناً کر دیتی ہے۔ اور واقعات کو تو جانے دو۔ صرف فرانس میں جو کچھ ہوا۔ اسے زیرِ نظر رکھو کیا آج سے چند روز قبل کوئی ایک فردِ واحد بھی یہ یقین کر سکتا تھا۔ کہ اتنے قلیل عرصہ میں فرانس کا یہ حشر ہوگا۔ اور تو اور میں سمجھتا ہوں۔ فرانس کے دشمن بھی اس قدر حیرت انگیز کامیابی کی توقعات نہ رکھتے تھے۔ لیکن منشائے الٰہی چونکہ فرانس کو اس کی بدعنوانیوں کی سزا دینا چاہتا تھا۔ گزشتہ کامیابیوں کے بعد بقول مارشل پٹیان اہل فرانس نے جو عیاشیاں شروع کر رکھی تھیں۔ اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کا غضب بھڑک اُٹھا۔ اور اس نے اس کی ذلت کا فیصلہ فرما دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ عظیم الشان سلطنت۔ یہ زبردست طاقت کی مالک حکومت اور یہ اس قدر وسیع ذرائع اور وسائل رکھنے والا ملک چند دنوں کے اندر ہی اندر ختم ہو گیا۔ اس کی فوجیں۔ اس کے اسلحہ جات اور اس کے دفاعی انتظامات اس کے کسی کام نہ آسکے۔ اور خدا تعالےٰ کی گرفت سے اسے کوئی چیز نہ بچا سکی؛

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کو بظاہر حالات ناممکن العمل خیال کرنے والوں کے لئے اس میں درسِ عبرت پنہاں ہے۔ اور وُہ اگر چشم بینا رکھتے ہوں۔ تو اللہ تعالےٰ کی غیر محدود قوتوں کی ایک جھلک اس انقلاب میں جلوہ آرا دیکھ سکتے ہیں اور اس سے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ جب چاہے۔ کمزور کو طاقتور اور طاقتور کو کمزور کرنے کے اسباب غیب سے پیدا کر دیتا ہے اور دُنیا میں ایسے عظیم الشان تغیرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اور صاف نظر آجاتا ہے۔ کہ:-

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وُہ بات خدائی یہی تو ہے۔

سیکرٹریان اُمورِ عامہ اور جماعت احمدیہ کے لئے ایک ضروری اعلان

حال ہی میں حکومتِ پنجاب کی طرف سے موجودہ جنگی حالات کے پیشِ نظر سیوک گارڈ یعنی ملکی محافظ کے لئے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب کے ہر ضلع سے ایک ہزار جوان ملک کی اندرونی حفاظت کے لئے بھرتی کئے جائیں گے۔ جملہ کارکنانِ جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنی اپنی جماعتوں سے ملکی خدمت کے لئے ضرور بھرتی کرائیں؛

ناظر اُمورِ عامہ۔ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکن آئی لوشن آپ اپنی اور اپنے بچوں کی دُکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ اسی لوشن کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے طیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان۔ شفا میڈیکو متصل پوسٹ آفس و ارائیاں دی ہٹی احمدیہ چوک؛

غیر مبایعین کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد سے بُعد

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب "پیغام صلح" ۱۲ جون میں جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"ایک نئی امت بن گئی جو اپنے نبی کو کسی صورت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیٹا رکھنا نہیں چاہتی بلکہ کچھ بڑھا کر دکھانا چاہتی ہے۔ کہیں آیت اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم سے محمد رسول اللہ کی بعثت ثانی نکالی جاتی ہے۔ اور کہیں للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ سے بعثت ثانی کو بعثت اول سے افضل قرار دیا جاتا ہے۔ اور ایسے شعر کہے جاتے ہیں

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھکر اپنی شاں میں"

ڈاکٹر صاحب کی اس نکتہ چینی کے جواب میں عرض ہے۔ کہ ان کے پیشکردہ شعر کی تو خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے قلم مبارک سے تردید فرما چکے ہیں۔ اور یہ تردید الفضل میں عرصہ ہوا شائع ہو چکی ہے۔ میں نے خود یہ شعر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ یہ حضور کے واضح عقائد کے خلاف ہے۔ اس پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس شعر کی تردید فرمادی غیر مبایعین کا کسی شاعر کے اس شعر کو جو سخت غیر محتاط الفاظ میں لکھا گیا۔ تردید ہو جانے کے بعد بھی بار بار پیش کرتے رہنا سخت ناروا پروپیگنڈا ہے۔ جماعت احمدیہ کا تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی ہے۔ اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنے کو ہم کفر یقین کرتے ہیں:۔

باقی رہا یہ کہ جماعت احمدیہ آیت اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی نکالا کرتی ہے۔ سو یہ قول پڑھ کر میں سخت حیران ہوں کیونکہ آیت اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم سے جماعت احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کے خلاف یہ بات نہیں نکالی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲ بعث ہیں۔ بلکہ یہ تفسیر تو خود مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتب میں متعدد جگہ پر اپنے قلم مبارک سے بیان فرما چکے ہیں۔ پس ڈاکٹر صاحب کا جماعت احمدیہ پر اس تفسیر کی رو سے اعتراض دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حملہ ہے۔ اور یہ عبرتناک انجام ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت سے انکار کا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہر ایک نبی کا ایک بعثت ہے مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ۲ بعث ہیں۔ اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم ہے۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۲)

پھر فرماتے ہیں:۔

"لہذا جیسا مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان فرض ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں (۱) ایک بعث محمدی جو جلالی رنگ میں ہے۔ جو ستارہ مریخ کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جس کی نسبت بحوالہ توریت قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (۲) دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے۔ جو ستارہ مشتری کی تاثیر کے نیچے ہے۔ جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے ومبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶ و ۱۵۷)

پھر اسی صفحہ کے شروع میں فرماتے ہیں۔

"بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم ہے۔ جو اسم محمد کا مظہر تجلی تھا۔"

اور اسی صفحہ کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"بعث دوم آخر ہزار ششم میں ہے اور ہزار ششم کا تعلق ستارہ مشتری کے ساتھ ہے۔"

پھر فرماتے ہیں۔ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۲)

مندرجہ بالا تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو بعث آیت اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم سے ثابت فرما رہے ہیں۔ اور ہر دو بعثتوں پر ایمان لانا فرض قرار دیتے ہیں۔ بعث اول کا زمانہ ہزار پنجم اور بعثت ثانی کا زمانہ ہزار ششم قرار دے کر صاف طور پر اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث ثانی بیان فرماتے ہیں۔

پس ڈاکٹر صاحب کا جماعت احمدیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کے ماننے اور دوسری بعثت کا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مصداق تسلیم کرنے کو اعتراض کی صورت میں پیش کرنا اس امر پر دال ہے کہ غیر مبایعین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریروں سے صاف انکار کر چکے ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں بیان فرما کر دونوں پر ایمان لانا فرض قرار دیا ہے۔ اور اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث ثانی بیان فرمایا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے اسی مضمون میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "کہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہامی شعر کہ

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

اور کہاں میاں محمود احمد صاحب کا یہ شور کہ احمد کی پیشگوئی کے مصداق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔ وہی رقابت والا معاملہ اپنا ایک نبی بنایا۔ تو وہ گھٹ کر کیوں رہے۔"

گویا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کی پیشگوئی کا مصداق قرار دینا ڈاکٹر صاحب کے نزدیک محض ایک شور ہے۔ مگر ناظرین کرام اوپر تحفہ گولڑویہ کے حوالہ سے دیکھ چکے ہیں۔ کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں اس پیشگوئی کا صاف مصداق تسلیم کیا ہے۔ ناظرین ذرا تحفہ گولڑویہ کے اوپر کے پیشکردہ حوالوں کو میرا یہ مضمون پڑھتے ہوئے پھر دوبارہ نظر کے سامنے رکھ لیں۔ اور دیکھیں کہ ان حوالجات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ اسمہ احمد کی پیشگوئی جو بزبان حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم میں مذکور ہے۔ اس کا مصداق وہ شخص ہے۔ جو ہزار ششم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعث ثانی کے طور پر مبعوث ہوا ہے۔ پھر حضرت اقدس نے صاف اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث ثانی کا مصداق بیان فرمایا ہے۔ پس اس میں قطعاً کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تحریر میں اس پیشگوئی کو نہایت صفائی سے اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔

پھر حضور اعجاز المسیح میں جو آپ کا معجزانہ کلام ہے فرماتے ہیں۔ واشار عیسیٰ بقولہ کزرعٍ اخرج شطأہٗ الی قوم اٰخرین منھم وامامھم المسیح بل ذکر اسمہ احمد بالتصریح۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے قول کزرعٍ اخرج شطأہٗ میں اٰخرین منھم والی قوم (احمدی جماعت ناقل) اور ان کے امام مسیح کی طرف اشارہ کیا ہے۔ بلکہ اس کا نام صراحتاً احمد ذکر کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب دیکھیں کہ احمد کی پیشگوئی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مصداق قرار دینا یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا شور ہے۔ یا یہ امر اس حقیقت کا اظہار ہے۔ جسے متعدد جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے قلم مبارک سے بیان فرمایا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ چونکہ ڈاکٹر صاحب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب کی طرح بلاوجہ بغض ہے۔ اس لئے انہیں وہ صاف باتیں بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقوال کے عین مطابق ہیں ٹیڑھی ہی نظر آتی ہیں۔ اور جوش مخالفت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خان بہادر محمد دلاور خانصاحب ڈپٹی کمشنر کے عہدۂ جلیلہ پر

اکثر احباب جماعت محترم خان بہادر صاحب موصوف سے بخوبی واقف ہیں۔ لہٰذا وہ یہ پڑھ کر خوش ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل و رحم سے انہیں یکم ماہ احسان ۱۳۱۹ھ مطابق یکم جون ۱۹۴۰ء سے ضلع بنوں کی ڈپٹی کمشنری کے عہدہ جلیلہ پر سرفراز فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔

اگرچہ فی الحال خان بہادر صاحب چار مہینے کے لئے مقرر ہوئے ہیں۔ لیکن امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے ان کو اس عہدہ پر آئندہ کے لئے مستقل طور پر سرفراز فرمائے گا۔ خان بہادر صاحب موصوف جہاں اپنی خداداد دیانت سے اپنا فرض منصبی کے ادا کرنے میں صوبہ بھر میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ وہاں مذہبی فرائض کی بجا آوری کا بھی خاص خیال رکھتے ہیں۔ اور نماز تہجد کے پابند ہیں۔ محترم خان بہادر صاحب کا وجود جماعت احمدیہ بنوں کے لئے خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہے۔ چونکہ بنوں میں کوئی مسجد یا مستقل جگہ انجمن کی نہیں ہے۔ اس لئے گذشتہ چار پانچ سال جناب لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد دین صاحب انچارج پولیس ہسپتال حال ریٹائرڈ مقیم قادیان کے طفیل ہسپتال مذکور میں نماز باجماعت وغیرہ اجتماعی امور سرانجام پاتے رہتے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے تشریف لے جانے کے بعد جناب خان عمر دین خانصاحب ہیڈ کلرک P.W.D. بنوں قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کی بیٹھک میں اجتماع ہوتے۔ اب یکم جون سے خان بہادر صاحب موصوف نے جماعت کے احباب کو اپنے بنگلے پر نماز جمعہ پڑھنے کے لئے فرمایا۔ اور احباب کے باہمی مشورہ سے خان بہادر صاحب کی خواہش کے مطابق فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ کے لئے نماز جمعہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کے بنگلے پر ادا کی جائے۔ چنانچہ پہلا جمعہ بتاریخ ۱۲ ماہ احسان ۱۳۱۹ھش ڈپٹی کمشنر صاحب کے بنگلے پر ادا کیا گیا۔

احباب جماعت سے استدعا ہے۔ کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ خان بہادر صاحب موصوف کو جماعت کے لئے خصوصاً اور دوسروں کے لئے عموماً بابرکت اور مفید ثابت کرنے کے علاوہ انکو روحانی اور جسمانی ترقیات بھی عطا فرمائے۔ چونکہ آجکل ضلع بنوں کے حالات قدرے مخدوش ہیں۔ اس لئے بھی خان بہادر صاحب احباب جماعت کی دعاؤں کے خاص طور پر محتاج ہیں۔ امید ہے کہ احباب انکے لئے دعا فرمائیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ انکو امن عامہ قائم کرنے میں کامیاب فرمائے * بالآخر خاکسار اپنی جماعت احمدیہ سرائے نورنگ کے تمام احباب کی طرف سے اپنے محترم بھائی کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتا ہے۔ کہ وہ ہمارے محترم بھائی کو اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ صاحبزادہ محمد ہاشم حال سرائے نورنگ

ممبران سب کمیٹی تعاونی سکیم توجہ فرمائیں

گذشتہ مجلس مشاورت کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تعاونی سکیم کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ مجوزہ سکیم ناقابل عمل ہے۔ اس لئے ایک مختصر سی کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ جو اقتصادی ماہرین اور جماعت کے علماء کے مشورہ سے کوئی سکیم تیار کر کے اگست تک میرے سامنے رپورٹ پیش کرے۔ اس کمیٹی کے مندرجہ ذیل ممبر حضور نے مقرر فرمائے تھے۔

(۱) چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج دہلی۔
(۲) میاں غلام محمد صاحب۔ اختر لاہور۔
(۳) بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور
(۴) جناب میر محمد اسحٰق صاحب
(۵) مولوی ابو العطا صاحب
(۶) بابو دین محمد صاحب لاہور۔
(۷) چوہدری اعظم علی صاحب سب جج۔
(۸) خاکسار۔

میری طرف سے اخبار میں اعلان شائع ہوتے رہے ہیں۔ کہ دوست اس کے متعلق مفید تجاویز جو ان کے ذہن میں ہوں۔ مجھے بھجوا دیں۔ چنانچہ بعض دوستوں نے تجاویز بھجوائی بھی ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ممبران سب کمیٹی میں سے سوائے بابو عبد الحمید صاحب آڈیٹر لاہور کے اور کسی نے کوئی تجویز نہیں بھجوائی۔ مجھے امید ہے کہ وہ اب اس طرف توجہ کریں گے۔ اور اپنی اپنی تجاویز جلد سے جلد مجھے بھجوا دیں گے۔ تاکہ ماہ وفا میں میٹنگ کر کے رپورٹ طیار کر لی جائے۔ اور حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ماہ ظہور میں رپورٹ مکمل کر کے حضور کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔

خاکسار۔ مرزا شریف احمد
ناظر تعلیم و تربیت

چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ خاص

سیکرٹری صاحبان مال جماعت ہائے احمدیہ کو چندہ جلسہ سالانہ کے وعدوں کے فارم پر کرنے کے لئے مؤرخہ ۲۳ ہجرت ۱۳۱۹ھش کو اور چندہ خاص کے فارم پر کرنے کے لئے مؤرخہ ۲۹ ہجرت ۱۳۱۹ھش کو بھجوائے گئے تھے۔ اور تاکید کی گئی تھی۔ کہ تمام دوستوں سے ہر دو چندوں کے وعدے لے کر اور فارم پر کر کے ۱۵ احسان ۱۳۱۹ھش تک مرکز میں بھجوا دیں۔

افسوس کے ساتھ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ ابھی تک صرف چند جماعتوں کی طرف سے فارم پہنچ کر آئے ہیں۔ اور جماعت کے کثیر حصہ نے اس طرف توجہ نہیں کی لہٰذا عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال کو فارموں کی تکمیل میں مدد دیں۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنی جماعت کے فارموں کو پر کر کے مرکز میں بھجوا کے ہوئے شکریہ کا موقع دیں ؞

ناظر بیت المال

ایک ضروری اعلان

اخبار "الفضل" میں پہلے بھی بوضاحت دو بار نظارت امور عامہ کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ایک شخص مسمی حکیم فضل الٰہی احمدی بنا ہوا ہے۔ جس کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ وہ احمدیت کی آڑ میں ہزاروں روپیہ جماعت امرتسر سے کھا گیا ہے پھر مفرور ہو کر سرجی نگر چلا گیا۔ جس کی اطلاع وہاں کے مبلغ اور سیکرٹری تبلیغ کو کر دی گئی۔ لیکن انہوں نے پرواہ نہ کی۔ اور وہاں کی جماعت نے بھی ڈیڑھ سو روپیہ کا نقصان اٹھایا۔

اب اس نے ایک اور طریق اختیار کیا ہے کوہ مری سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اس نے اپنا نام بدل کر عبد اللہ رکھ لیا۔ اور اپنے آپ کو غیر احمدی ظاہر کیا۔ اور وہاں کی جماعت کے زیر تبلیغ رہ کر حکیم محمد عبد اللہ کے نام سے بیعت خلافت کی۔ اور چندہ بھی دیتے دیگا۔ اور امسال جلسہ سالانہ پر قادیان بھی آیا۔ اس موقعہ پر پریذیڈنٹ صاحب جماعت کوہ مری کو معلوم ہوا کہ اس کا نام حکیم فضل الٰہی ہے اور لوگوں سے بد معاملگی کی وجہ سے جماعت سے خارج ہے وغیرہ۔

بنا بریں اب پھر نظارت امور عامہ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوستوں کو اس شخص سے محتاط رہنا چاہیئے۔ کہیں یہ اپنے آپ کو احمدی ظاہر کر کے روپیہ بٹور لیتا ہے۔ اور کہیں غیر احمدی بنا کر زیر تبلیغ رہ کر بیعت کر لیتا ہے۔ اس لئے امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور دیگر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ اپنی اپنی جماعتوں میں اعلان کرتے رہیں۔ کہ اس شخص سے دھوکہ نہ کھائیں ؞

ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں قیام امن کے متعلق حکومت کی نئی سکیم

ہر ضلع میں ایک ایک ہزار رضا کار بھرتی کئے جائینگے

پنجاب میں امن قائم رکھنے کے لئے حکومت نے جو نئی سکیم منظور کی ہے۔ وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ خیال یہ ہے۔ کہ ایک ایسی جمعیت قائم کی جائے۔ جو ہر ضلع میں سپرنٹنڈنٹ پولیس کے زیر انتظام ہو۔ لیکن رنگروٹوں کی بھرتی اور جمعیت کے ڈسپلن کے معاملہ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی رہنمائی میں کام کرے گا۔ اور بھرتی کے کام میں موخر الذکر ذمہ دار غیر سرکاری اصحاب سے مشورہ کرے گا۔ ضلع بہ ضلع کام میں باہمی ارتباط پیدا کرنے اور تمام سوک گارڈ کے متعلق ایک افسر معائنہ مقرر کرنے کے لئے سالم وقت کے واسطے ایک خاص افسر تعینات کیا جائے گا۔

جمعیت کی تعداد

جب سوک گارڈ میں مکمل طور پر بھرتی ہو جائے گی۔ تو صوبائی حکومت کی یہ تجویز ہے۔ کہ یہ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار آدمیوں پر مشتمل ہو۔ تعداد فی ضلع تقریباً ایک ہزار آدمیوں کے حساب سے مقرر کی گئی ہے۔ اس میں دو ہزار کا اضافہ ہوگا۔ جو لاہور امرتسر راولپنڈی اور ملتان کے چار بڑے شہروں کے متعلق ہوگا۔

دیہاتی رقبوں میں حکومت کو امید ہے کہ آدمیوں کی بہت بڑی تعداد گھوڑوں اور بائیسکلوں پر سوار ہوگی اور اس طرح جمعیت کو نقل و حرکت کرنے میں زیادہ آسانی ہوگی۔ جو والنٹیر اپنی سواریاں لاسکیں گے انہیں خاص طور پر دعوت دی جائے گی۔ صوبہ کے بعض حصوں میں بڑے بڑے سردار اور جاگیردار بلاشبہ رنگروٹ پیش کرنے اور ان کے لئے سواری کا بندوبست کرنے میں مدد دیں گے۔ شاید یہ کہنا غیر ضروری ہوگا۔ کہ سوک گارڈ ایک غیر فرقہ وارانہ اور سیاسی جماعت ہوگی جس میں تمام جماعتوں کے پنجابی شامل ہو سکتے ہیں۔

عمر کا تعین

سول گارڈ کے لئے رنگروٹوں کی عمر پچیس اور پچاس سال کے درمیان ہونی چاہیئے کوئی ایسا شخص نہیں لیا جائے گا۔ جو جسمانی لحاظ سے ٹھیک ٹھاک نہ ہو اور جو اچھی شہرت نہ رکھتا ہو۔ کم از کم ۲۵ سال کی عمر کے متعلق یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ کہ یہ بہت زیادہ رکھی گئی ہے۔ لیکن سوک گارڈ کے لئے بھرتی کرنے میں صوبائی حکومت یہ نہیں چاہتی کہ فوج میں بھرتی ہونے کے معاملہ میں کسی لحاظ سے مخل ہوا جائے۔

سامان

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی نگرانی اور ان کے گہرے مشورہ کے ماتحت سپرنٹنڈنٹ پولیس بھرتی کریں گے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سوک گارڈ میں بھرتی سے متعلقہ تمام معاملات میں ذمہ دار غیر سرکاری اصحاب کے مشورہ سے عمل کریں گے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس بات کی ترغیب دلائی جائے گی۔ کہ وہ مشورہ کے لئے غیر سرکاری اصحاب کے انتخاب اور سوک گارڈ کے کام سے متعلقہ جملہ امور میں ڈسٹرکٹ وار کمیٹی سے گہرا تعلق قائم رکھے۔ مرکزی حکومت پولیس ایکٹ ۱۸۶۱ء میں ترمیم کی صورت میں وضع قانون کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کے رو سے سوک گارڈ کے ممبر بطور سپیشل پولیس افسر بھرتی ہونے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس جدید قانون یا پنجاب لاز ایکٹ ۱۸۷۲ء کے ذریعہ ان کو ایک پولیس افسر کے بعض اختیارات بالخصوص گرفتاریاں عمل میں لانے کے متعلق اختیارات حاصل ہونگے

وردی

سوک گارڈ جو وردی پہنیں گے۔ اس کی تفصیل ابھی طے نہیں ہوئی۔ وردی سادہ مگر چست اور امتیازی حیثیت کی ہوگی۔ اس کی لاگت کا ایک معقول حصہ بہرحال گورنمنٹ برداشت کرے گی۔

سوک گارڈ کے معمولی اسلحہ یہ ہونگے ایک لاٹھی بھالا۔ یا نیزا۔ بانس یا اسی قسم کا اور حربہ۔ لیکن بعض حالات میں جب گارڈ کے کسی دستے کو خطرناک نوعیت کے فرائض کی انجام دہی پر مامور کرنا پڑیگا تو ممکن ہے ان کو آتشین اسلحہ سے بھی مسلح کرنا ضروری ہو جائے۔

تنظیم

ہر قصبہ یا ضلع میں سوک گارڈ چھوٹے چھوٹے دستوں یا پلاٹونوں پر مشتمل ہوگا۔ ہر پلاٹون میں ۲۵ آدمی شامل ہوں گے۔ اور وہ ایک پلاٹون کمانڈر اور دو پلاٹون افسروں کے ماتحت ہوں گے۔

پلاٹون کمانڈر اور پلاٹون افسر معمولاً سوک گارڈ میں سے چنے جائیں گے۔

سروس کے لئے ٹریننگ اور ذمہ واری

سوک گارڈ کے ممبروں کو پہلی دفعہ بھرتی ہوتے پر ایک مہینہ کی ٹریننگ لینی پڑیگی اس کے بعد ہر سال دو ہفتہ کی۔ یا اور جو میعاد منظور کی جائے وہ قانوناً سپرنٹنڈنٹ پولیس کے احکام کے ماتحت صوبہ کے ہر حصہ میں اور ہر وقت فرائض کی بجا آوری کے لئے طلب کئے جانے کے مستوجب ہونگے لیکن خاص اہم نوعیت کے حالات میں ان کو اپنی تحصیل یا ضلع سے باہر ڈیوٹی کے لئے طلب نہیں کیا جائے گا۔

گزارہ کے لئے الاؤنس

سوک گارڈ کے ممبروں کو کوئی تنخواہ نہیں ملے گی۔ ان کی خدمات اعزازی ہونگی تاہم ٹریننگ یا ڈیوٹی کے ایام میں وہ چھ آنے یومیہ کے حساب سے گذارہ کے الاؤنس کے مستحق ہوں گے۔ کم استطاعت ممبروں کو پریشانی یا الجھن سے محفوظ رکھنے کے لئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گارڈ کے کسی ممبر کو گذارہ کے الاؤنس سے دستبردار ہونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ پلاٹون کمانڈروں اور پلاٹون افسروں کے لئے الاؤنس کی شرح وہی ہوگی جو دوسروں کے لئے ہے۔

اگر سوک گارڈ کے ممبروں کو اپنی اپنی تحصیل سے باہر جا کر خدمت انجام دینی پڑی تو ان کو گذارہ کے الاؤنس کے علاوہ سفر خرچ بھی دیا جائے گا۔

ڈرل کے علاوہ سوک گارڈ کے ممبروں کو جسمانی ٹریننگ اور ابتدائی قانون کی تعلیم بھی حاصل کرنا ہوگی۔ اس مدعا کے لئے عملہ اور نیز دوران ٹریننگ میں گارڈ کے ممبروں کے قیام کے متعلقہ انتظامات انسپکٹر جنرل پولیس کے مشورے سے طے کئے جا رہے ہیں۔ یہ مبادیات دس پندرہ دن کے اندر اندر طے ہو جائیں گے۔ اور اس کے بعد ہر قصبہ اور ضلع میں والنٹیر طلب کئے جائیں گے پنجاب گورنمنٹ کو یقین ہے۔ کہ دعوت کا جواب جو قومی خدمت کی ایک اہم صورت کے لئے دی گئی ہے۔ ذوق و شوق سے دیا جائیگا۔

لاہور مورخہ ۲۷ جون ۱۹۴۰ء نمبر ۳۳۹۶

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سٹ مفت حاصل کرنے کا نادر موقعہ

جو دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سٹ جس کی قیمت مبلغ پچیس روپے ہے۔ مفت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے یہ سہولت مہیا کی ہے۔ کہ اگر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کے سیٹوں کے دس خریدار بنائیں گے۔ تو انہیں ایک سیٹ مفت دیا جائے گا۔ شائقین جلد سے جلد اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہلی ۳۰ جون۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ۳ جولائی کو یہاں منعقد ہوگا گاندھی جی نے آج یہاں پہونچتے ہی مولانا ابوالکلام آزاد سے ٹیلیفون پرنینی تال میں بات چیت کی۔ اور اس کے بعد کمیٹی کے ممبر مسٹر آصف علی سے بات چیت کی۔ آپ اس اجلاس تک یہیں رہیں گے۔

ہوائی فوج کے لئے آدمیوں کی ٹریننگ کے لئے کراچی میں ایک سکول کھولا جا رہا ہے۔ پہلے اس میں ۳۵۰ امیدوار لئے جائیں گے۔

نیویارک ۳۰ جون۔ امریکہ کی ڈیموکریٹک پارٹی کے ۹۲ فیصدی ممبروں نے تیسری بار مسٹر روزویلٹ کو صدارت کے لئے امیدوار کھڑا کیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ ۸۷ فیصدی ممبر آپ کے حامی تھے مگر اب بڑھ گئے ہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ کم سے کم اس پارٹی کا کوئی اور امیدوار نہ ہوگا۔ حکومت امریکہ نہر پانامہ کا رستہ صاف رکھنے کے لئے کارروائیاں کر رہی ہے۔ کیونکہ جمعہ کے روز بحری بیڑہ یہاں آرہا ہے۔ رستہ کو آب دوزوں سے محفوظ رکھنے کے لئے جال ڈال دیئے گئے ہیں۔ اور ہوائی جہاز گرانے والی توپیں کنارے پر نصب کر دی گئی ہیں۔

لنڈن ۳۰ جون۔ رومانیہ کے متعلق کوئی تازہ خبر نہیں آئی۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ روسی فوجیں برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ سوویٹ گورنمنٹ نے اس خبر کو جھوٹا قرار دیا ہے۔ کہ وہ اپنی حدود سے آگے بڑھنا چاہتی ہے۔ مگر سیاسی مبصرین کا خیال ہے کہ روس ضرور بحیرہ اسود بلکہ درہ دانیال کے سمندری علاقہ کا بھی مطالبہ کرے گا۔ اب تک جو علاقہ اس نے لیا ہے۔ اس کی آبادی تیس لاکھ ہے۔ اور ایک لاکھ سے زائد آبادی کے دو شہر بھی اس میں ہیں۔

لنڈن ۲۹ جون۔ لیبیا کے اطالوی گورنر جنرل مارشل بلباؤ ایک ہوائی لڑائی میں مارے گئے ہیں۔ برطالوی حملہ آور طیاروں کے مقابلہ میں آپ خود بھی ہوائی جہاز میں گئے۔ جسے ایک برطانوی طیارہ نے آگ لگا دی۔ مارشل بلباؤ کو اطالیہ کی ہوائی فوج کا بانی کہا جاتا تھا۔ مسولینی نے حکم دیا ہے۔ کہ تمام اطالوی سلطنت میں تین روز تک جھنڈے سرنگوں رکھے جائیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

جرمن ہوائی جہازوں نے کل رود بلد انگلستان کے دو جزائر پر زبردست حملے کئے۔ اور شہریوں پر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ اس لئے یہاں کے ۲۹ ہزار باشندوں کے علاوہ تمام فوجیں اور سامان جنگ یہاں سے نکال لیا گیا ہے۔

حکومت برطانیہ نے ایک قانون کے ذریعہ جواہرات اور دیگر قیمتی سامان ملک سے باہر بھیجنے کی ممانعت کر دی ہے۔ جنگی اخراجات کے لئے قومی بچت کی جو تحریک کی گئی تھی۔ اس میں ۴۲ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ کی رقم جمع ہو چکی ہے۔

چونکہ جنگ کے دوران میں احتمال ہے۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کے مابین سلسلہ رسل ورسائل مخدوش یا مسدود ہو جائے۔ اس لئے پارلیمنٹ نے ایک قانون پاس کر کے وائسرائے ہند کو وہ تمام آئینی اختیارات دے دیئے ہیں۔ جو ہندوستانی مسائل کے متعلق پارلیمنٹ یا ملک معظم کو حاصل ہیں۔ وزیر ہند نے کہا ہے۔ کہ یہ ایک احتیاطی اقدام ہے۔ اس سے انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

جنرل ویگان بذریعہ ہوائی جہاز شام گئے تھے۔ اور فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر انچیف کو جرمنی و اٹلی کے خلاف لڑائی بند کرنے پر آمادہ کر آئے ہیں۔

لنڈن ۳۰ جون۔ رومانیہ کے وزیر خارجہ کو روس کے وزیر اعظم نے بلایا ہے۔ اور آپ وہاں جا رہے ہیں۔ تا دونوں ملکوں کے تعلقات کے متعلق بات چیت کر سکیں۔

دہلی ۳۰ جون۔ آل انڈیا برہمن گوڑ مہاسبھا کا اجلاس آج یہاں ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ وائسرائے کے پاس ایک وفد اس غرض سے بھیجا جائے۔ کہ گوڑ برہمنوں کو فوج میں خاص حقوق دیئے جائیں۔ ایک قرارداد پاس کی گئی۔ کہ گوڑ برہمن برطانیہ کی پوری طرح مدد کے لئے تیار ہیں۔ صاحب صدر نے ایک تجویز پیش کی۔ کہ گوڑ برہمنوں کی ایک جنگی کونسل بنائی جائے۔ جو برطانیہ کو مدد دینے کے انتظامات کرے۔

شملہ ۳۰ جون۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہندوستانی فوج کے کلرکوں کی کور میں انگزیلیری فورس کے یورپین بھی بھرتی ہو سکیں گے۔ ان کے لئے کل سے کسولی میں سکول کھولا جا رہا ہے۔

لکھنؤ ۳۰ جون۔ گورنر یو۔ پی نے ایک قانون منظور کیا ہے۔ جس کے رو سے اسمبلی کے ممبر ہوائی۔ بحری اور بری فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہندوستان کو اب آنے والی گتھیاں سلجھانی ہیں۔ اگر اس نے اب تیاری نہ کی تو ایسا اچھا موقعہ پھر نہیں آئے گا۔

لنڈن ۳۰ جون معلوم ہوا ہے کہ فرانس کی شکست میں آپس کے تفرقہ کا بھی بہت دخل ہے۔ پیٹان گورنمنٹ کے بعض ممبر پہلے سے ہی ڈکٹیٹروں کی طرف مائل تھے۔ خود مارشل پیٹان جنرل فرینکو کے گہرے دوست ہیں ابھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ فرانسیسی نوآبادیاں پیٹان گورنمنٹ کا ساتھ دیں گی یا نہیں۔ اور کہ فرانسیسی بیڑا ہٹلر کے ہاتھ آئے گا یا نہیں۔ لیکن اگر آ بھی جائے۔ تو بھی ہٹلر برطانیہ کو شکست نہیں دے سکتا۔

جب سے اٹلی نے اعلان جنگ کیا ہے۔ اس کی نو آب دوزیں غرق ہو چکی ہیں۔ بحری لڑائی کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ ایک برطانوی مچھلیاں پکڑنے والے جہاز نے ایک اطالوی آب دوز کو پکڑ کر عدن پہنچا دیا۔ اس وقت اٹلی کے ساڑھے تین ہزار مربع میل علاقہ پر برطانیہ کے مسلح دستے پھیلے ہوئے ہیں۔ ہوائی لڑائی میں بھی اٹلی کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے۔

جو جرمن ہوائی جہاز برطانیہ پر حملے کر رہے ہیں۔ گذشتہ سات دنوں میں ان میں سے بیس نیچے گرائے جا چکے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں برطانیہ کو ان حملوں سے بہت تھوڑا نقصان ہوا ہے۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ روس نے رومانیہ میں جو اقدام کیا ہے۔ اس سے ہٹلر گھبرا گیا ہے۔ دراصل اس نے ہٹلر کو یہ انتباہ کیا ہے۔ کہ بلقانی ممالک کی طرف رخ نہ کرے۔ روس اچھی طرح جانتا ہے۔ کہ اگر برطانیہ کو اس لڑائی میں شکست ہو گئی۔ تو پھر جرمنی اس کی طرف بڑھے گا۔

دہلی ۳۰ جون۔ کاٹھیاواڑ کے علاقہ میں بارش کی وجہ سے سیلاب آگئے ہیں۔ ایک جگہ چھ آدمی۔ اور اڑھائی سو ڈھور ڈنگر غرق ہو گئے

پشاور ۳۰ جون۔ لو لگنے سے یہاں سات آدمی ہلاک ہو گئے بلا کی گرمی پڑ رہی ہے

لنڈن۔ ۳۰ جون۔ افریقہ کی لڑائیں کے قیدیوں کا تبادلہ کیا گیا ہے۔ ۱۳۰۸ اطالویوں کے عوض ۳۲۵ برطانوی قیدی واپس لئے گئے

حکومت جاپان نے برطانیہ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ برما کے رستہ چین کو سامان جنگ پہونچنے کا انسداد کیا جائے۔ برطانوی حکومت نے تا حال اس کا جواب نہیں دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۵۶۱۷

منکہ حمیدالنساء بیگم بیوہ سید شاہ فصیح الدین صاحب مرحوم چشتی القادری عمر پچاس سال ساکن محلہ حسین علم مسجد یکخانہ حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ امئی ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) مزرعہ بھوپارم موضع میل تعلقہ چنور ضلع آمن آباد ریاست حیدرآباد دکن میں ایک قطعہ اراضی مشتمل بہ زرعی و بنجر اراضی واقع ہے۔ جس کا رقبہ اندازاً ۳۸۰ ایکڑ ہے مگر ہنوز ریویژن یعنی بندوبست نہیں ہوا۔ بعد بندوبست صحیح رقبہ مشخص ہوگا اراضی مذکور کا سالانہ سرکاری بن (ساسہ) ریگیکہ عثمانیہ ہے اور بوجہ سقاہت ہنگام محاصلی تقریباً سنہ ۵۶۰ سالانہ ہے۔ قطعہ اراضی مذکور میرے شوہر مرحوم کا ملکی و مقبوضہ ہے۔ چونکہ میرے شوہر لاولد فوت ہوئے لہذا ان کے انتقال کے بعد سے اب تک میں اور میری بڑی سوکن مسماۃ جناب حبیب النساء بیگم منشر کا مالکانہ طور پر قابض و متصرف ہیں (۲) موضع مذکور میں زرعی و بنجر اراضی کی قیمت عام طور پر اندازاً پانچ روپیہ فی ایکڑ ہے۔ جس کے لحاظ سے میرے حصہ کے نصف قطعہ (۱۹۰) ایکڑ کی قیمت نو سو پچاس روپیہ عثمانیہ ہوتی ہے۔ (۳) موضع مذکور میں ایک خام مکان مسکونہ قیمتی تخمیناً للعہ روپے کا ہے۔ جس میں نصف ماعہ کا میرا ہے۔ (۴) موضع مذکور میں دو راس گاؤ قیمتی عہ اور دو راس بھینس قیمتی عہ میرے ذاتی ہیں۔ جملہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی قیمت الماعہ روپیہ عثمانیہ ہوئی جس کا دسواں حصہ مبلغ مالہ عہ عثمانیہ اپنی زندگی میں ادا کر دی ہوں۔ ماسواء جائیداد متذکرہ بالا کے اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ میرا متروکہ ثابت ہو تو اس کے متعلق بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری گذر بسر صرف مقطعہ مذکور کی آمدنی پر ہے جس کی سالانہ آمد بوجہ سقاہت ہنگام بعد وضع اخراجات زراعتی میرے حصہ کی سے روپے عثمانیہ سالانہ ہوتی ہے۔ لہذا میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اپنی زندگی تک سالانہ ہے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ العبدہ نشان انگوٹھا موصیہ

گواہ شد مرزا دلاور بیگ گواہ شد خورشید بی بی مادر موصیہ گواہ شد حبیب النساء سوک گواہ شد وحید النساء
گواہ شد سید بشارت احمد امیر جماعت احمدیہ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مستقل وے اپرنٹسز کی آٹھ آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ عمر ۱۰۔۴۔۱ کو ۱۸ سے لے کر ۲۲ سال تک ہونی چاہئے۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر زیادہ سے زیادہ ۵۔۸۔۴۰ تک ڈویژنل دفاتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ کم سے کم تعلیمی معیار میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن یا اس کے مترادف کوئی ڈگری ہے۔ میتھمیٹکس میں اعلےٰ قابلیت لازمی وصف ہے۔ اپرنٹس شپ کا زمانہ تین سال ہوگا۔ اپرنٹسوں کو گزارے کے لئے پہلے دوسرے اور تیسرے سال علی الترتیب ۶۵/۰ روپے ۷۰/۰ روپے اور ۷۵/۰ روپے الاؤنس دیا جائے گا۔ درخواستوں کے ساتھ چال چلن تعلیمی اوصاف اور کھیلوں میں مہارت کے سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول آنی چاہئیں۔ پوری تفصیلات جنرل منیجر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور کے نام ایسا لفافہ آنے پر مہیا کی جا سکتی ہیں۔ جس پر اپنا ایڈریس لکھا ہوا ہو۔ اور ٹکٹ چسپاں ہو۔ لفافہ کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھنے چاہئیں

"Vacancy for Permanent Way Apprentices"

جنرل منیجر

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی سنہ ۱۹۴۰ء سے مندرجہ ذیل سٹیشنوں کے درمیان آزمائشی طور پر تیسرے درجہ کے ارزاں سنگل ٹکٹ سٹیشنوں کے لئے مندرجہ شرحات پر جاری کئے جائیں گے۔

جن سٹیشنوں کے درمیان جاری کئے جائیں گے	ارزاں سنگل کرایہ جات		
لاہور۔ بٹالہ	۰۔۱۰۔۰ (روپیہ آنہ)	امرتسر دھاریوال	۰۔۶۔۰
لاہور۔ گورداسپور	۰۔۱۳۔۰	بٹالہ۔ پٹھانکوٹ	۰۔۹۔۰
لاہور۔ پٹھانکوٹ	۱۔۲۔۰	امرتسر۔ پٹھانکوٹ	۰۔۱۳۔۰
		گورداسپور۔ پٹھانکوٹ	۰۔۵۔۰

چیف کمرشل منیجر لاہور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) **نوٹ**:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھائے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ طبیب سرکار جموں کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah